© rasailojaraid.com

خلّتِ محبوبیت

(حضرت مولنا صوفی شاہ عبدالقادر صاحب شمس آبادی)

قرآن مجید میں ہے۔ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔ مقام ابراہیم کو مصلّی بنا لینے سے مقصود یہ ہے من تواضع للہ یرفعہ اللہ جس نے خود کو گرا دیا اُس کو خدا نے اٹھایا جیسا کہ واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمٰعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم سے ثابت ہے اور زینۂ ترقی اور رفعت حقیقی ہے کیونکہ دعا بغیر تذلل کے قالب بے روح سے کم نہیں۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تذلل و افتقار کی سیڑھی لگادی جس سے مقام رفیع تک عروج ہو کر قرب الٰہی حاصل ہوگیا۔ خلّت ابراہیمی نے عبدیت کے مدارج طے کرادئے اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے زینۂ عبودیت سے مقام لمبند الوہیت پر اپنے متبعین کو پہونچا دیا اور بنیاد ظاہری خاکی کے ساتھ زینۂ ترقی باطن بھی قائم ہوگیا تھا جس کے ذریعہ سے انہیں خلّت کا مقام حاصل ہوا۔

مقام ابراہیم سے مقصود مقام خلّت ہے کیونکہ آپ کا لقب مقدس خلیل ہے اور خلیل اسم صفت مشبہ ہے جو خلال سے مشتق ہے اور خلال لغت ایک چیز کا ایک چیز کے اندر ایسا داخل کرنا ہے کہ ایک دوسرے سے باہمی خلط ملط پیدا ہو جائے جیسے گیہوں کے دانوں کو چاول کے دانوں کے ساتھ ملادیا جائے۔ اسی لئے وضو کے اندر انگلیوں کو پانی سے تر کرکے داڑھی کے اندر داخل کرنا خلال ہے کیونکہ انگلیاں اور داڑھی دونوں باہم خلط ملط ہوجاتی ہیں۔ اسی طرح مقام خلّت اس مقام کا نام ہے جہاں عبودیت صفات الوہیت سے باہم خلط ملط پیدا کرلیتی ہیں۔ یہی وہ مقام رفیع ہے جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محبوبیت کا آخری اور منتہائی زینہ ہے ۔ اب اس کے اوپر مقام محبوبیت ہی ہے
یہں خلعت اور محبوبیت کے درمیان میں کوئی شئے واسطہ ہے نہ زینہ ۔

حضرت خلیل علیہ السلام جدِ امجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عروس اجتباو اصطفا زینہ بر زینہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت خلیل علیہ السلام تک منتہائے زینہ مقام محبوبیت تک پہونچ آئی اور قامتِ محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں محبوبیت کی مقدس خلعت پہنائی گئی ۔

ان انبیا علیہم السلام نے درجہ بدرجہ تزکیہ اور تصفیہ روح کا کام کیا یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے ماسوی اللہ سے ۔ اس طرح تعلقات منقطع کئے ۔ ور روح کا تجرد حاصل کیا کہ دریائے فنا میں جملہ تعلقات ماسوے کو غرق کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مصفا روح کو صفات اللہ سے ملا کر مقام خلت کو قائم فرما دیا اور اس کے بعد محبوبیت کے سوا اور کچھ نہ تھا ۔ اور اگر کچھ تھا تو اسی کا نام حب ہے جس کو صوفیائے کرام ذات سے تعبیر فرماتے ہیں ۔

حواس خمسہ کے مقابل میں پانچ سیڑھیاں قائم ہوئیں آخری سیڑھی نزولاً صفوت کی ہے اور عروجاً مرتبہ ذات محبت زینہ محبوبیت کو سمجھنا چاہئے اور محبوبیت کے اوپر پھر نہ کوئی مقام ہے نہ نشان اور نہ نام ۔

جس طرح غیر منقوش کپڑا جس رنگ میں غوطہ دیا جاتا ہے وہی رنگ قبول کر لیتا ہے ۔ اسی طرح تم کو بھی چاہئے کہ مقام ابراہیم سے استفادہ کر کے تجرد روح حاصل کر لو یہاں تک کہ انوار محبوبیت میں مستغرق ہو جاؤ ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل ہیں لیکن حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے محبوب ہیں محبوب حقیقی ذات محمدی کے سوا اور کوئی نہیں ہے ۔
لہذا آپ محبوب بالذات ہیں اور اگر دوسرا کوئی محبوب ہے بھی تو محبوب بالعرض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جیسے سفید کپڑا بالذات سفید ہے لیکن جب کسی رنگ میں رنگا جاتا ہے تو اس رنگ کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر اسی رنگ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جیسے سیدنا حضرت محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے شریعت محمدی کی اتباع سے محبوب مصطفےٰ اور مرکزِ مجرد ہو کر محبوبیت کے رنگ سے رنگین ہو گئے اور پھر آپ محبوب سبحانی کے نام سے موسوم ہوئے۔ اس محبوبیت کو محبوبیت بالعرض سمجھنا چاہیئے یعنی محبوبیت ذاتیہ محمدیہ صلعم نے آپ کو اپنے رنگ میں رنگ دیا اسی طرح واتخذوا من مقام ابراھیم سے امت محمدیہ صلعم کو ہدایت دیجا رہی ہے کہ فنا فی الرسول یعنی درجہ محبوبیت یعنی اتباع ملت ابراہیم حسن کا دوسرا نام شریعت محمدی بھی ہے حاصل کرو۔ وَاٰخِرُ دعوٰنا ان الحمد للہِ رب العالمین۔

حسن لازوال

افریقہ کے گورنر گریوگری نے مسلمانوں کے مقابلہ میں جو جنگ کی اس میں فانی ولازوال حسن کی ایک داستان بھی ہے۔ گریوگری کے جواب میں مسلمان جنرل نے بھی اعلان کر دیا تھا کہ جس مجاہد کی تلوار گریوگری کا سر کاٹے گی اس کو گورنر افریقہ کی حسین و جمیل لڑکی اور دو ہزار درہم بطور انعام دیئے جائیں گے حسن اتفاق کہ یہ قرعہ حضرت زبیرؓ کے نام سے نکلا مگر اس موقع پر جو کچھ آپ نے فرمایا وہ اہل دل کے سننے کے لائق ہے۔

"میری تلوار کا معاوضہ دنیا کا حسن و خوبصورتی نہیں ہے بلکہ اللہ کی رضا اور محبت ہے، میری تلوار اسلام کی خدمت کے لئے مخصوص ہے اس کا معاوضہ آنی اور فانی خوبصورتی نہیں بلکہ وہ لازوال دولت ہے جس کو کبھی فنا نہیں اور جو اس خوبصورتی کے مقابلہ میں کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ اگر میری تلوار کا معاوضہ خوبصورت لڑکی ہی ہو سکتی ہے تو اس سے بڑھ کر میری تلوار کی کوئی توہین نہیں ہو سکتی"۔ (اقتباس)

© rasailojaraid.com